149353 ـ عورت كى عدت كب شروع ہوگى اور كيا بيوى كى رضامندى كے بغير خاوند رجوع كر سكتا ہے

سوال

میری سولہ برس سے شادی شدہ ہوں، ہمارے اختلافات بہت زیادہ ہوگئے جن کی بنا پر یہ شادی قائم رکھنا مشکل ہو گئی، کیونکہ میں نے اپنے خاوند میں فسق و فجور اور دین سے دوری کی بہت ساری اشکال دیکھیں...
اور کئی برس قبل طلاق ہوگئی، اور اس کے بعد عدت میں رجوع بھی ہوا، اور تقریبا ایك ہفتہ قبل میرے خاوند نے الفاظ بولے اور طلاق دے دی اور یہ دوسری طلاق تھی، اور اب پھر وہ اپنی عادت کے مطابق رجوع کرنا چاہتا ہے.
لیکن اس بار میں پوری شدت سے انکار کر رہی ہوں، اور میں نے آخری فیصلہ اس وقت کیا جب میں نے دیکھا وہ میرے ساتھ برا سلوك کرتا اور مجھے زدکوب کرتا ہے، اور میری توہین بھی، اس کے علاوہ گھر کے اخراجات بھی نہیں دیتا چاہے وہ کھانے کے ہوں یا لباس کے یا پھر بچوں کے تعلیمی اخراجات.
اس کے علاوہ وہ مالی قرض جس کے حصول کے لیے اس نے اپنی بجائے مجھے دستخط کرنے پر مجبور کیا وہ بھی ادا نہیں کرتا، اس سب کچھ سے قبل یہ سب کچھ ہمارے دین حنیف کی تعالیم سے واضح ہے.
اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اس کے پاس واپس نہیں جاؤنگی، اور وہ رجوع پر بہت زیادہ اصرار کر رہا ہے لیکن میں نہ جانے پر مصر ہوں، اب میں خاوند کے گھر میں بچوں کے ساتھ رہتی ہوں، اور اس سے پردہ کرتی ہوں اور اس کے سامنے نہیں ہوتی.
سوال یہ ہے کہ: عدت کیسے شمار کی جائیگی، یہ علم میں رہے کہ آخری بار ازدواجی تعلقات میرے آخری بار حاملہ ہونے کے وقت ہوئے تھے، اور چھ ماہ قبل بچہ کی ولادت بھی ہو چکی ہے، اس وقت سے لیکر اب تك ازدواجی تعلقات قائم نہیں ہوئے، میں عدت کیسے شمار کروں ؟
میں اس خاوند کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی، میں نے جو کچھ اس شادی میں دیکھا اور پایا ہے اس کی بنا پر میرا یہ پختہ فیصلہ ہے، میں دوبارہ ایسے شخص کے ساتھ ازدواجی تعلقات کبھی نہیں رکھنے پر راضی نہیں ہو سکتی..
مجھے یہ بتائیں کہ کیا خاوند بیوی کی مرضی کے بغیر صرف اکیلا خود ہی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے کیا اس کے لیے بیوی کی رضامندی کے بغیر اسے واپس لانا جائز ہے، کیا اس کے لیے صریح قول یا پھر رجوع کی نیت سے بیوی کی موافقت کے بغیر رجوع کرنا جائز ہے ؟
اور کیا اس حالت میں اگر میں واپس جانے یا جماع سے انکار کر دوں تو کیا گنہگار اور عاصی کہلاؤنگی ؟
اور اگر اس کے لیے یہ کچھ جائز ہے تو پھر شرعی طریقہ کیا ہے جو اختیار کر کے میں اس شادی کو ختم کر سکوں، کیونکہ مجھے اس سے توہین اور برائے سلوك کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا، برائے مہربانی مجھے معلوما فراہم کریں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اس کا کوئی شرعی طریقہ بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر عورت حيض كى حالت ميں ہو تو اس كى عدت تين حيض ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور طلاق والياں تين حيض تك انتظار كريں البقرۃ (228).

عدت كى ابتدا طلاق ہونے كے وقت سے ہوگى، اس ليے جب عورت تيسرے حيض سے پاك ہو جائے تو اس كى عدت ختم ہو جائيگى.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (12667) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

مرد اپنى بيوى سے دوران عدت رجوع كرنے كا مالك ہے، اور اس كے ليے بيوى كى رضامندى شرط نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور طلاق والياں اپنے آپ كو تين حيض تك روكے ركھيں، انہيں حلال نہيں كہ اللہ نے ان كے رحم ميں جو پيدا كيا ہو اسے چھپائيں، اگر انہيں اللہ پر اور قيامت كے دن پر ايمان ہے، ان كے خاوند اس مدت ميں انہيں لوٹا لينے كے پورے حقدار ہيں، اگر ان كا ارادہ اصلاح كا ہو، اور عورتوں كے بھى ويسے ہى حق ہيں جيسے ان پر مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ، ہاں مردوں كو عورتوں پر فضيلت حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب ہے حكمت والا ہے البقرۃ (228).

اور ان كے خاوندوں كو اس عدت ميں انہيں لوٹانے كا پورا حق حاصل ہے .

يعنى عدت ميں مرد اپنى بيوى سے رجوع كرنے كا حق ركھتا ہے، اس ميں دليل ہے كہ خاوند كو بيوى سے رجوع كرنے كا پورا حق حاصل ہے، ليكن يہ ضرورى ہے كہ اس ميں خاوند كى مراد اصلاح ہو، نہ كہ وہ بيوى كو تكليف و اذيت دينے كے ليے رجوع كرے.

قول كے ساتھ بھى رجوع ہو جائيگا، اور فعل مثلا رجوع كى نيت سے جماع كرنے سے بھى رجوع ہو جاتا ہے.

سوم:

جب آپ کا خاوند آپ سے رجوع کر لے اور آپ اس خاوند کے برے سلوك اور قلت دین کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہنے کو ناپسند کرتی ہوں تو آپ کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، یا پھر خلع طلب کر لیں، اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرے تو آپ عدالت سے رجوع کریں تا کہ وہ آپ کا معاملہ سنے اور فیصلہ کرے اور ضرر کی بنا پر خاوند کو طلاق دینے کا کہے، یا پھر اسے خلع کرنا لازم کرے.

مزید آپ سوال نمبر (26247) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالی سے عاجزی و انکساری کے ساتھ کثرت سے دعا کیا کریں، اور نیك و صالح اعمال سے اللہ کا قرب حاصل کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور آپ دونوں کو خیر و فلاح اور کامیابی کی توفیق دے.

واللہ اعلم .